(EUCYE. RELIGION AND ETHICS, VOL IX PAGE 324)

(نسطوری نزاع کا آغاز نسطوریوس کے ساتھی انسطاسیوس کی وجہ سے ہوا جسے نسطوریوس اپنے ہمراہ انطاکیہ سے لایا تھا۔ اُس نے (انسطاسیوس نے) قسطنطنیہ میں عوامی عقیدہ "مادر خدا" کے خلاف وعظ کہنا شروع کیا۔ اس بشپ نے واضح طور پر بتایا کہ خبردار کوئی حضرت مریم کو "تھیوٹوکوس" (مادر خدا) کے نام سے موسوم نہ کرے کیونکہ حضرت مریم صرف ایک عورت تھیں اور یہ ناممکن ہے کہ خدا ایک عورت کے بطن سے پیدا ہو اُس کے وعظ سے لوگ بہت برافروختہ ہوئے۔ اس پر نسطوریوس نے انسطاسیوس کی تائید میں تقریریں کرنا شروع کیں۔)

اسی طرح ہارنک جس کی "مسیحی معتقدات کی تاریخ" اس موضوع کی ادبیات عالیہ میں محسوب ہوتی ہے لکھتا ہے:-

"THE CONTROVERSY BROKE OUT IN CONSTANTINOPLE THROUGH ---------- NESLORIUS, WHO ------- STIRRED UP HATRED IMPRUDENTLY BY HIS SERMONS AND BY HIS ATTACKS UPON THOSE FAVOURING CYRIL, AND ESPECIALLY BY BRANDING THE WORD THEOTOKOS AND THE LIKE AS HEATHENISH FABLES".

(HARNACK: HISTORY OF DOGMA P. 285)

(قسطنطنیہ میں یہ نزاع نسطوریوس کی وجہ سے پیدا ہوئی جس نے غیر دانشمندی سے سائرل کے معتقدین پر حملہ کر کے اور بالخصوص "مادر خدا" اور اس جیسے دوسرے معتقدات کو ملحدانہ خرافات سے تعبیر کر کے عوام کے جذبات نفرت کو بھڑکا دیا)

اسی طرح مسیحی معتقدات کا ایک اور مورخ جے۔ ایف۔ بیتھون بیکر لکھتا ہے:۔

THE TITLE HAD BEEN IN USE FOR MANY YEARS, BUT NOW APPARENTLY, AS A RASULT OF THE INCREASING TENDENCY TO PAY HER HOMAGE, IT WAS BEING BROUGHT INTO NEW PROMINENCE; AND WHEN ANASTASIUS DECLAIMED AGAINST IT;" LET NO ONE CALL MARY 'THEO TOKOS'; FOR MARY WAS BUT A WOMAN;" THE FANATICAL FEELINGS OF THE CROWED WERE STIRRED.

(EARLY HISTORY OF CHRISTIAN DOCTRINE BY J.F. BETHUNE-BAKER. PAGE 261)

(مادرِ خدا" لقب (مسیحوں میں) عرصہ سے مُروّج تھا لیکن اس وقت (نسطوریوس کے قسطنطنیہ پہنچنے پر) البتہ حضرت مریمؑ کی تعظیم کے اندر مبالغہ کے نتیجے میں اسے خاص طور سے نمایاں کیا گیا۔ اور جب انسطاسیوس نے اعلان کیا کہ خبردار کوئی حضرت مریمؑ کو "تھیوٹوکوس" (مادر خدا) نہ کہے کیونکہ مریمؑ صرف ایک عورت تھیں تو اس سے عوام کے متعصبانہ جذبات برافروختہ ہو گئے)

ہَرنَک تو یہاں تک کہتا ہے کہ خود نسطوریوس چند ذہنی تحفظات کے ساتھ "مادرِ خدا" کے عقیدے کا قائل تھا:۔

" NESTORIUS HIMSELF WAS RATHER INCLINED TO AGREE, WITH RESERVATIONS, TO THE THEOTOKOS".

(HARNACK: HISTORY OF DOGMA P.285)

واقعہ یہ ہے کہ عیسائیوں کا عقیدۂ تثلیث جسے بعد میں "اقانیم ثلثہ پر ایمان" کا نام دے دیا گیا کھلی ہوئی مشرکانہ تثلیث تھا۔ اس ماں، باپ، بیٹے کی سہ گانہ الوہیت کا عقیدہ مصر کے مسیحیوں نے اپنے ملک کی قدیم دیومالا سے اخذ کیا تھا۔ مصر قدیم میں "اسیز" (isis) کی پرستش ہوتی تھی جو "ہورس" (HORUS) کی ماں اور "سارا پیز" کی بیوی (isis THE CONSORT OF SARAPIS) سمجھی جاتی تھی چنانچہ کرلینٹن ملنی "رومیوں کے عہد میں مصر کی تاریخ" کے اندر لکھتا ہے:۔

"THE CHRISTIAN CHURCH IN EGYPT, HOWEVER, WAS NOT UNINFLUENCED BY THE OLDER RELIGION OF THE COUNTRY ....

....

A MORE STRIKING EXAMPLE OF THE DEBT OF CHRISTIANITY TO PAGANISM MAY BE FOUND IN THE WORSHIP OF MARY AS THE MOTHER OF JESUS, THE IDEA OF WHICH WAS PROBABLY, AS THE ARTISTIC REPRESENTATIONS WERE CERTAINLY, BORROWED FROM THE EGYPTIAN CONCEPTION OF ISIS WITH HER CHILD HORUS. AND IT IS NOT IMPROBEABLE THAT THE DEVELOPMENT OF THE DOCTRINE OF THE TRINITY, WHICH FORMED NO PART OF THE ORIGINAL JEWISH CHRISTIANITY, MAY BE TRACED TO EGYPTION INFLUENCE; AS THE WHOLE OF THE OLDER EGYPTIAN THEOLOGY WAS PERMEATED WITH

THE IDIA OF TRIPLE DIVINITY." (GRAFTON MILNE: HISTORY OF EGYPT UNDER ROMAN RULE, P. 155)

(ملک کے قدیم مذہب سے مصر کا عیسائی مذہب بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ... عیسائیت کے قدیم شرک کی رہین منت ہونے کی ایک نمایاں مثال حضرت مریم کی پرستش میں ہویدا ہے جو حضرت عیسیٰؑ کی والدہ تھیں۔ یہ تخیل مصر قدیم کے "اسیز" اور اس کے بیٹے "ہورس" کی پرستش سے ماخوذ تھا اور اس کا جمالیاتی اظہار تو یقیناً وہیں سے لیا گیا تھا۔ اس بات کا بھی بہت زیادہ احتمال ہے کہ عقیدۂ تثلیث کی نشو و ارتقا کے جراثیم مصری خرافات ہی کے اندر ملیں گے کیونکہ ابتدائی یہودی نصرانیت کے اندر اس کا کوئی پتہ نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مصر قدیم کی پوری دینیات "خدایان سہ گانہ کی ٹکڑیوں" (تثلیث) کے عقیدے سے معمور تھی)

مصر قدیم کی اصل معبودہ "اسیز" (ISIS) تھی۔ اس کے بعد دوسرا درجہ اس کے بیٹے "ہورس" (HORUS) کا تھا۔ اور تیسرا درجہ اس کے شوہر "سارا پیز" (SARAPIS) کا۔ "اسیز" نہ صرف مصریوں ہی کی معبودہ تھی بلکہ اہل نوبیا بھی اُسی کی پرستش کرتے تھے مصری سرحد فائلا (PHILAE) میں اس کا سب سے بڑا مندر تھا اور اسی کے تقدس کی وجہ سے اہل نوبیا کی تاخت و تاراج سے محفوظ رہتا تھا۔ مصر میں اور بھی دیوتاؤں کی پرستش ہوتی تھی لیکن جب بطالمہ کے عہد میں یونانی ثقافت کا ملک کی قدیم ثقافت پر غلبہ ہوا تو سب دیوتاؤں پر یونانی رنگ چڑھ گیا مگر "اسیز" کے ساتھ اہل مصر کی والہانہ عقیدت کا یہ عالم تھا کہ اس کی ہیئت میں کوئی تغیر نہیں ہوا اور وہ آخر تک قدیم مصری رنگ ہی میں پوجی جاتی رہی حالانکہ "سارا پیز" نے یونان کے ثقافتی غلبہ کے تحت اپنی قدیم ثقافتی خصوصیات کو کھو دیا۔ گریفتھ ملنی لکھتا ہے:۔

"ISIS, THE CONSORT OF SARAPIS, NEVER UNDERVENT THE SAME PROCESS OF HELLENISATION BUT ALWAYS REMAINED ONE OF THE MOST PURELY EGYPTIAN DEITIES ....

"...SARAPIS LOST PRACTICALLY ALL HIS ORIGINAL EGYPTIAN ATTRIBUTES, AND WAS WORSHIPPED IN GREEK FORMS, BY GREEK IDEAS." (IBID PAGE 142 - 143)

مصریوں کو "اسیز" کی پرستش سے اس درجہ والہانہ شغف تھا کہ ملک کے عیسائی مذہب اختیار کرنے کے بعد بھی فائلا میں اسیز کا مندر برقرار رہا۔

"AND WHEN CHRISTIANITY BECAME THE RULING RELIGION IN EGYPT, THE TEMPLES OF SARAPIS AT ALEXANDRIA AND OF ISIS AT PHILAE WERE THE LAST STRONGHOLS OF THEOLDE· FAITH'

(IBID PAGE 142)

لہذا جب قدیم مصریوں نے عیسائی مذہب اختیار کیا تو سابقہ خرافاتی ورثہ (تثلیث) کو غیر شعوری در پردہ مسیحیت میں داخل کر دیا۔ (ISIS) کی نظیر حضرت مریمؑ کو (HORUS) کا بدل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور (SARAPIS) کی جگہ خدائے پدر (نعوذ باللہ منہا) کو قدیم تثلیث کے ارکان ثلثہ بنا دیا اور چونکہ خصوصی عقیدت "اسیز" اور "ہورس" کے ساتھ تھی لہذا مسیحی تثلیث میں بھی اہم معبود حضرت مریمؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ٹھہرے۔ اس سیاق سباق میں آیت کریمہ "وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ" کو پڑھئے تو خطاب و عتاب کا حقہ واضح ہو جاتا ہے۔

٭٭٭٭٭

الرحمٰن علم القرآن

از

(جناب پروفیسر محمد اجمل خاں صاحب)

فروری ۱۹۵۹ء کے "برہان" میں لفظ "الرحمان" سے بحث کی گئی تھی۔ اور بتایا گیا تھا کہ قریش ونیز دیگر اہل عرب ونصاریٰ، لفظ الرحمٰن سے نفرت کرتے تھے (واذا قیل لھم اسجدوا للرحمٰن قالوا وما الرحمان؟ انسجد لما تامرنا؟ وزادھم نفورا: الفرقان) حتیٰ کہ الرحمٰن کا لفظ بھی منھ سے نہیں بولنا چاہتے تھے۔ لیکن قرآن کو اصرار تھا کہ (قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن) اس کے علاوہ قرآن میں اس لفظ کے علاوہ کوئی دوسرا اسم صفت بطور اسم علَم یا اللہ کا مترادف استعمال نہیں ہوا۔ ذرا مندرجہ ذیل آیات پر نظر ڈالئے کہ یہ کیوں ہے؟

النبأ: ربِ السمٰوات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا۔
(۳۷-۳۸) .. لا یتکلمون اِلّا مَنْ اَذِن لہ الرحمانُ وقالَ صوابا۔

سورۂ الرحمٰن: (۱) الرحمٰن علم القرآن۔

سورۂ ق: (۳۳) من خشی الرحمٰن بالغیب وجآء بقلب منیب۔

سورۂ الملک: (۳) ما تریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت۔

(۱۹) ما یُمسکُھُنّ اِلّا الرحمٰن۔

(۲۰) من ینصُرُکم من دون الرحمٰن۔

(۲۹) قل ھو الرحمٰن آمنا بہ۔۔۔۔

سورۂ مریم: (۱۸) قالت انی اعوذ بالرحمٰن منک۔

(۲۶) فقولی انی نذرت للرحمان صوماً۔

(۴۴) ان الشیطان کان للرحمان عصیا۔

(۴۵) انی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمٰن۔

(۵۸) اذا تتلیٰ علیھم آیٰت الرحمٰن خروا سجدا وبکیا۔

(۶۱) جنٰت عدن التی وعد الرحمٰن عبادہ بالغیب۔

(۶۹) ایھم اشد علی الرحمان عتیا۔

(۷۵) . . . فلیمدد لہ الرحمٰن مدا۔

(۷۸) اطلع الغیب ام اتخذ عند الرحمٰن عھداً۔

(۸۵) یوم نحشر المتقین الی الرحمان۔

(۸۷) لا یملکون الشفاعۃ الا من اتخذ عند الرحمٰن عھدا۔

(۸۸) وقالوا اتخذ الرحمٰن ولدا۔

(۹۱) ان دعوا للرحمٰن ولدا۔

(۹۲) وما ینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولدا۔

(۹۳) . . . . . . الا آتی الرحمٰن عبدا۔

(۹۶) . . . . سیجعل لھم الرحمٰن ودا۔

سورۃ طٰہٰ: (۵) الرحمٰن علی العرش استویٰ۔

(۹۰) . . . . . وان ربکم الرحمٰن۔

(۱۰۸) . . . . . وخشعت الاصوات للرحمٰن . . . . . .

(۱۰۹) . . . . . الا من اذن لہ الرحمٰن . . . . . .

سورۃ الانبیاء: (۲۶) وقالوا اتخذ الرحمٰن ولداً سبحانہ ط

(۴۲) قل من یکلؤکم باللیل والنھار من الرحمٰن ط بل ھو

عن ذکر ربھو معرضون ۔
(۱۱۲) قال رب احکم بالحق و ربنا الرحمٰن المستعان علی ماتصفون
(۳۶) بذکر الرحمٰن ھم کافرون ۔
الرعد: (۳۲) وھو یکفرون بالرحمٰن ۔
النبأ (۳۷) رب السمٰوات والارض وما بینھما الرحمٰن لا یملکون منه خطابا
(۳۸) لا یتکلمون الا من اذن له الرحمٰن وقال صوابا
الرحمٰن: الرحمٰن علم القرآن
حم السجدة: تنزیل من الرحمٰن الرحیم
النمل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
(۲۲) عالم الغیب والشھادة ھو الرحمٰن الرحیم ۔
الاسراء: (۱۱۰) قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمٰن ایا ما تدعوا فله
الاسماء الحسنٰی ج ولا تجھر بصلاتک ولا تخافت بھا
الزخرف: (۱۷) واذا بشر احدھم بما ضرب للرحمٰن مثلا ظل وجھه
مسودا وھو کظیم (۱۷)
(۱۹) وجعلوا الملائکة الذین ھم عباد الرحمٰن اناثا
(۲۰) وقالوا لو شاء الرحمٰن ما عبدناھم ۔ مالھم بذلک
من علم
(۳۳) ولولا ان یکون الناس امة واحدة لجعلنا لمن یکفر بالرحمٰن
لبیوتھم سقفا من فضة ومعارج علیھا یظھرون ۔
(۳۶) ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض له شیطانا فھو له
قرین ٥